چند شبہات و نظریات ہندوستان کے موجودہ حالات کے تناظر میں

تحریر : مقبول احمد سلفی حفظ اللہ

داعی اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف(سعودی عرب)

Maquboolahmad.blogspot.com Maqubool Ahmed

islamiceducon@gmail.com SheikhMaqubooIAhmedFatawa

00966531437827 Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چند شبہات و نظریات ہندوستان کے موجودہ حالات کے تناظر میں

چند دنوں سے ہندوستانی عوام جس طرح بے چینی کا شکار ہے اس کی نظیر شاید انگریزی دور میں ہی مل پائے گی، اُس سے پہلے مسلم حکمرانوں نے شاید اسلام کے لئے کچھ کیا ہو یا نہ کیا ہو مگر یہاں کے تمام طبقات کے لئے عدل وانصاف سے لیکر حقوق و مراعات کی مکمل پاسداری ضرور کی ہے، یہی وجہ ہے کہ تقریباً آٹھ سو سال مسلمانوں کی حکومت رہتے ہوئے بھی ہماری تعداد چودہ پندرہ پرسینٹ ہے جبکہ بی جے پی اقتدار سنبھالنے کے بعد سے ہی آر ایس ایس کے ساتھ مل کر اپنی تعداد کی بڑھوتری اور مسلمانوں کی تعداد کم کرنے کے منصوبے پر عمل کر رہی ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے یہ ایشو فکرمندی کا اتنا باعث نہیں ہے جتنا کہ ہمیں متحد ہونا اور شرک وبدعت سے تائب ہو کر خالص دین حنیف پر جمع ہونا ہے۔

اس مضمون کے ذریعہ مسلمانوں کے چند نظریات اور شبہات کی حقیقت ٹٹولنا چاہتا ہوں اس وجہ سے ہندوستان کے مختلف صورت حال یا موجودہ صورت حال پر ہندوؤں کے نظریات سے صرف نظر کرتا ہوں۔

سب سے پہلے اسلامی نقطہ نظر سے جمہوری ملک میں احتجاج کی شرعی حیثیت پہ مسلمانوں کے درمیاں جواز وعدم جواز پہ اپنی بات رکھنا چاہتا ہوں کہ بلاشبہ مظاہرے حرام ہیں، اس بات کی وضاحت کے ساتھ کہ جو علماء قرآن وحدیث سے اس کے جواز کی دلیل پیش کرتے ہیں ان کا استدلال غلط ہے۔ اب میں خالص سیاسی پس منظر میں بات کر رہا ہوں اور سیاست میں مفید مصلحت ملحوظ رکھ سکتے ہیں۔ ہم سبھی جانتے ہیں کہ جمہوریت میں اکثریت کی رائے سے ظالمانہ قانون بھی پاس کیا جاسکتا ہے اس کی روک تھام کے لئے جمہوری دستور میں ہی پرامن مظاہرے کو قانونی جواز حاصل ہے۔ ملک میں جب سی اے بی لانے کی بات ہوئی تو شروع میں اکثر لوگوں کی رائے تھی کہ یہ ایوان حکومت سے پاس نہیں ہو پائے گی کیونکہ یہ تمام ہندوستانیوں کے لئے نقصان دہ ہے مگر پھر بھی دونوں ایوانوں سے پاس ہو کر ایکٹ کی شکل

اختیار کرلی۔ ہند میں ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کا ایک ذریعہ کورٹ میں مقدمہ درج کرنا بھی ہے مگر موجودہ کورٹ ،وکیل، پولیس، رپورٹر سب بھاجپا کی مٹھی میں ہیں۔ ہم نے بابری مسجد کا فیصلہ بھی دیکھا جو سپریم کورٹ سے آیا، اس کے لئے ہم نے مظاہرے نہیں کئے تھے کورٹ پر انحصار کئے تھے، فیصلہ پر نظرثانی کے لئے دوبارہ کورٹ میں عرضی پیش کی گئی جسے یک لخت خارج کردی گئی۔ایسی صورت حال میں ظالمانہ قانون کیب کی روک تھام کے لئے پرامن مظاہروں کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مظاہرے موجودہ صورت حال میں جائز ہی نہیں ہم سب کی اولین ضرورت ہیں، بروقت انہیں اپنے تمام کام کاج پر ترجیح دینا چاہیئے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ انگریزوں کی غلامی سے آزادی دلانے میں علماء سرفہرت رہے ہیں اور انہوں نے ملک بھر میں مظاہرے کئے، ان میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا سوائے انگریزی غلام ومنافق کے۔اس میں مزید ایک بات کا اضافہ کرتا چلوں کہ جولوگ اس بل کی حمایت میں ہیں ان کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیئے، اس بابت میرا یہ کہنا ہے کہ ہمیں ان سے تعرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے، ملک کی اکثریت مخالفت میں کھڑی ہے ہم اکثریت کے ساتھ مل کر عدلیہ اور حکومت پر دباؤ بنا سکتے ہیں۔ رہی بات عورتوں کا مظاہروں میں حصہ لینا جبکہ انہیں اپنے گھروں میں استقرار کا حکم دیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں یہاں عورت ومرد سب کی جان ومال کو خطرہ ہے، اگر عورت کا اس میں حصہ لینا مفید ہے تو وہ بھی حصہ لے سکتی ہے جیساکہ اسے بھی اپنے جان ومال کے لئے دفاع کا حق ہے تاہم شرعی حدود ملحوظ رکھنا چاہیئے مثلا پردہ اور اختلاط کے متعلق۔

اب میں بات کرنا چاہتا ہوں این آر سی کی، کئی علماء نے بیان دیا ہے کہ آین آر سی قرآن سے ثابت ہے، میں ان علماء سے بصد احترام گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے اس موقف پر نظرثانی کی زحمت فرمائیں۔ایک طرف آپ ہی کہتے ہیں بلکہ پورا ملک کہہ رہا ہے کہ این آر سی مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ پورے ہندوستانیوں کے خلاف ہے پھر تضاد بیانی کیوں؟ کہیں آپ کی یہ بات کٹر ہندو پشپیندر کو نہ معلوم ہو جائے تو جس طرح پہلے کہتا رہا ہے کہ مودی کو اللہ نے بھیجا ہے اب یہ بھی کہے گا کہ تم جب قبول کرتے ہو این آر سی قرآن سے ثابت ہے پھر اس کی مخالفت کیوں کرتے ہو، چپ چاپ ملک سے نکل جاؤ۔ دقت نظری سے مسئلہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن میں کیا کہا گیا ہے، کس پس منظر میں کہا گیا ہے اور کون مخاطب ہیں؟

سورہ ابراہیم میں اللہ نے ذکر کیا ہے کہ کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تمہیں ملک بدر کردیں گے یا پھر ہمارا دین قبول کرلو اور دوسرے مقامات پر بعض اقوام کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اپنی قوم کے نبی اور ان پر ایمان لانے والوں کو ملک بدر کرنے کی دھمکی دی مثلا قوم شعیب، قوم لوط اور مشرکین مکہ۔ میرا سوال ہے کہ کیا این آر سی کا یہی پس منظر اور مطلب ہے جو مطلب مذکورہ آیت میں ہے ؟ کیا ہندوستان کے کافروں نے یہ حکم نامہ جاری کیا ہے کہ تم مسلمان ہندوستان سے نکل جاؤ یا ہندو مذہب قبول کرلو ؟ بالکل ایسی بات نہیں ہے۔

پہلے یہ تو دیکھیں کہ ہندوستان میں کس قسم کے مسلمانوں کی اکثریت ہے، دہلی میں صوفی کانفرنس کرنے والے مودی کے ساتھ مل کر کانفرنس کرتے ہیں کیا یہ لوگ آیت کے مصداق ہو سکتے ہیں ؟ دوسری بات یہ ہے کہ لفظ این آر سی ملک کے تمام باشندوں کو شامل ہے، اس سے صرف مسلمان مراد نہیں ہے، اس وجہ سے این آر سی کی دلیل قرآن سے نکالنا نہ صرف اجتہادی خطا ہے بلکہ دشمن کے لئے پروپیگنڈا کا راستہ بھی ہموار کرنا ہے۔

اس سے متعلق آخری بات کہنا چاہتا ہوں کہ بھارت سے مسلمانوں کو نکال دیا جائے یا ان سب کو قتل کردیا جائے، اس بات سے حقیقی مسلمان کبھی نہیں خوف کھائے گا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں اللہ کی طرف سے ہمارے لئے انعام ہے۔ حقیقی مومن کو اس کی زمین سے نکالا جائے تو اللہ انہیں ان کی سرزمین میں واپس بلاتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ اور اصحاب رسول کے ساتھ ہوا اور اگر قتل کردیا جائے تو وہ اسلام کے لئے قتل ہونے پر شہید کہلائے گا لیکن یاد رہے شرک کرنے والا مقتول شہید نہیں ہوگا، اس لئے شروع میں کہا ہوں کہ ہندوتوا کا مسلم مخالف ایجنڈا اتنا فکرمندی کا باعث نہیں ہے جتنا کہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ توحید پر ایک جگہ جمع ہونا ہے۔

ایک مسئلہ میرا ساتھ یہ پیش آیا کہ ایک صاحب نے میرے گروپ اسلامیات میں لکھا کہ یہ خالص اسلامی گروپ ہے پھر بھی ہندوستانی مسائل پہ کوئی بات چیت نہیں ہے، علماء خاموش ہیں، کیا مسلمان مرجائیں گے تو آر ایس ایس کے غنڈوں کو مسائل بتائے جائیں گے ؟

گرچہ جملوں کا انتخاب صحیح نہیں ہے تاہم وہ موجودہ صورت حال پہ علماء کی خاموشی سے شدید نالاں نظر آتے ہیں، میں نے انہیں جواب دیا کہ یہاں مسئلے مسائل کی ضرورت نہیں بلکہ ظالمانہ قانون (سی اے بی، این آر سی، این پی آر) کے خلاف آواز بلند کرنے کی ضرورت ہے اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ ملک کے مسلم طبقات کے دینی رہنما، علماء اور طلباء پر

جمود طاری ہے، کچھ ہے تو بس لفاظی، لچھے دار تقریر یا سیمینار جبکہ ابھی وطن کو ہمارے جسم وجاں کی ضرورت ہے جیسے انگیریزوں سے آزادی کے لئے ہمارے آباءواجدادنے قربان دی۔

ہندوستانی صورت حال کے تناظر میں سوشل میڈیا پہ سرحد پار سے کچھ ہوائیں غلط سمت چلتی نظر آرہی ہیں، یہ ہوائی اڑانے والے کچھ خود کو موحد کہنے والے بھی ہیں۔ بہت سارے سرحدی غنچے اس بات پہ کھل رہے ہیں کہ قائد اعظم رحمہ اللہ کا دو قومی نظریہ سچ ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ میں دوسروں پہ کم، موحد کہنے والوں پہ زیادہ حیران و ششدر ہوں کہ کس طرح ایک غالی شیعہ کو اس کے نام سے نہیں بلکہ قائد اعظم سے پکارا جاتا ہے اور رحمہ اللہ کے ذریعہ دعا دی جاتی ہے۔ دوسری طرف ہند کے عالم دین، مفسر قرآن مولانا ابوالکلام آزادؒ کا نظریہ عدم تقسیم کا ہے۔ایک موحد کس کو ترجیح دے گا؟

سرحدی بھائی ہمیں قسم قسم کے طعنے دے رہے ہیں ان کا ذکر فضول ہے، اصل مسئلے کی وضاحت کافی ہے، ایک مسئلہ ہندوستان سے مسلمانوں کی محبت پر سوال اٹھانا اور دوسرا مسئلہ ہندوؤں کا ملک کہہ کر ہمیں یہاں سے ہجرت کر جانے کا مشورہ دینا ہے۔ ملک سے محبت پر سوال اٹھانا جہالت اور ناواقفیت کی دلیل ہے، وطن سے محبت اور اس کے اظہار میں قطعی کوئی حرج نہیں ہے اور ہجرت کرنے کا مشورہ دینے والوں کو پہلے اپنے احوال درست کرنا چاہئے، ہمارے لئے ابھی ہجرت کا وقت نہیں آیا ہے جب اسلامی احکام پر عمل کرنے سے ہمیں روک دیا جائے گا پھر یہ مسئلہ آئے گا قطع نظر اس سے کہ سرحد پار کے وزیر اعظم نے مسلمان مہاجر کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یاللعجب

سب کو معلوم ہے کہ ہند کے حالات پاک سے مختلف ہیں پھر بھی پاک میں بت پرست آرام سے ہیں، ان سے کوئی بیر سے نہیں، قادیانیوں کو ایک بڑے شہر ربوہ میں پناہ دی گئی ہے جہاں ان کو اپنی دعوت کی نشر واشاعت کے لئے اخبارات وچینلز سے لیکر ہر قسم کا پلیٹ فارم مہیا ہے، سالانہ اجلاس اس قدر اہم ہوتا ہے کہ پوری دنیا سے قادیانی اس میں شریک ہوتے ہیں اور پھر عیسائی وشیعہ حکومت کے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں جو نہ صرف پاک کے لئے خطرناک ہیں بلکہ دین اسلام کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں، یوٹیوب پر سیکڑوں ویڈیوز مل جائیں گی جن میں شیعہ اللہ، رسول، امہات المومنین، صحابہ اور اسلام کا مذاق اڑاتے نظر آتے ہیں، آخر ان کو مسلم ملک میں اس قدر چھوٹ کیسے؟

سرحد پار سے ایک اور صاحب ملے جو میرے مضمون میں وارد ایک مصرعہ پہ اعتراض کرنے لگے، مشہور شعر کا ایک مصرعہ ہے۔

ہندی ہیں وطن ہیں ہندوستان ہمارا،،،اس پہ انہوں نے مجھے وسعت نظری پیدا کرنے کی نصیحت کی اور کچھ اعتراضات کئے مگر لاجواب ٹھہرے،اس مصرعہ پہ انہوں نے کہا "مسلم ہیں وطن ہے سارا جہاں ہمارا"۔ میں ان سے بصد احترام عرض کیا کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کس ملک کے باشندہ ہیں تو کیا جواب ہوگا؟ صاحب کی طرف سے ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔

خیر،میں نے اختصار سے لکھنے کو سوچا تھا مگر مضمون کچھ طویل ہوگیا،اس مضمون سے اختلاف کیا جاسکتا ہے مگر سلیقہ اختلاف ملحوظ خاطر رہنا چاہئے۔

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

Jan 15 2020